شادی مبارک

اللہ اللہ کر کے سپیکر قومی اسمبلی امیر حسین نے متحدہ مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمٰن کو قائد حزب اختلاف نامزد کر دیا ہے۔ اور جس خدشے کا اظہار قوم ایک عرصے سے کر رہی تھی وہ سچ ثابت ہو گیا ہے کہ ایم۔ایم۔اے حکومت کی بی ٹیم ہے۔ حقیقت میں یہ ایک ہی سکے کے دو رُخ ہیں ایک دوسرے کے خلاف بیان بازی ٹوپی ڈرامہ کے سوا کچھ بھی نہیں بلکہ حکومتی ترجمان شیخ رشید احمد تو روز اول سے ہی یہ راگ الاپ رہے تھے کہ مجلس عمل سے حکومت کو کوئی خطرہ نہیں بلکہ یہ تو اپنے گھر کا ہی مال ہے۔ مجلس عمل اس دعوے کو اپنے کردار سے درست ثابت کرتی رہی۔ رہی سہی کسر مولانا فضل الرحمٰن نے یہ کہہ کر پوری کر دی کہ وردی ہمارے گھر کا اندرونی معاملہ ہے اور انہوں نے اپنے بیانات کا رخ جو پہلے حکومت کی طرف تھا اے۔آر۔ڈی کی جانب موڑ دیا کہ اسے مخالفت چھوڑ کر مجھے قائد حزب اختلاف تسلیم کر لینا چاہئے۔ ویسے اے۔آر۔ڈی تو فضول ہی شور مچا رہی ہے حالانکہ اس کے لیڈروں میں کوئی بھی ایسا فرد نہیں جس کو جمالی کے مقابلہ میں اسمبلی کے فورم پر کھڑا کیا جا سکے۔ ماشاءاللہ مولوی صاحب اپنے ڈیل ڈول کے لحاظ سے بھی قائد حزب اختلاف ''جچتے'' تو ہیں کہ جیسا قائد حزب اقتدار اسی وزن کا قائد حزب اختلاف۔

مولانا سمیع الحق تو اپنے بیٹے سمیت پہلے ہی حکومتی ریوڑ میں شامل ہو چکے ہیں۔ بس ذرا قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کیلئے مناسب موقعہ کی تلاش تھی ورنہ یہ سارا ایک ہی خاندان ہے۔ جسے آخر ایک ہونا ہی تھا۔ اللہ کرے اب مولانا کو قائد حزب اختلاف کی مراعات اور حکومت سے ''فرینڈلی'' اختلاف سے لطف اندوز ہونے کا موقعہ مل جائے ورنہ جو حالات بن رہے ہیں اور اصلی حکمران جو پتے کھیل رہے ہیں اس سے تجزیہ نگاروں کے اس خدشے کو تقویت ملتی نظر آتی ہے کہ مولانا عنقریب یہ کہتے ہوئے ڈی۔آئی۔خان کو سدھار جائیں گے کہ

''اڑنے بھی نہ پائے تھے کہ شکار ہم ہوئے''

ویسے بھی سرکاری ارکان کو ایک مولانا کی ضرورت تو تھی کہ چلو اور کچھ نہیں تو حکومتی ارکان کے نکاح پڑھانے کے کام تو آئیں گے۔ کہ جو فارغ بیٹھے بیٹھے اکتا کر اب شادیوں سے دل بہلانے لگے ہیں جس کا پہلا قطرہ وفاقی وزیر خوراک یار محمد رند اور عائلہ ملک ثابت ہوئے ہیں۔ اخباری اطلاعات کے مطابق کئی ارکان کے درمیان خفیہ سمجھوتہ ہو رہا ہے (بالکل حکومت اور فضل الرحمٰن اینڈ پارٹی کی طرز پر) اور عنقریب ایسی کئی خوشیوں کا یکے بعد دیگرے اعلان ہونے والا ہے۔ جس میں خواتین وحضرات ایم۔این۔اے اپنے پہلے بچوں کو چھوڑ کر نئے بندھن میں بندھ جائیں گے۔ کئی کی بیویاں روئیں گی، بچے دربدر ہونگے اور کچھ کے خاوند کف افسوس ملیں گے۔

یہ کوئی انہونی بھی نہیں اس خدشہ کا اظہار تو سنجیدہ طبقے اس وقت سے ہی کر رہے تھے جب سے جنرل صاحب نے مخصوص کوٹہ کے نام پر خواتین کو اسمبلیوں میں لا بٹھایا تھا۔ اب دیکھئے یہ سیلاب بلا کس کے گھر جاتا ہے۔ بہر حال ہم تو ان خاوندوں سے ہمدردی کرتے ہوئے دعا ہی کر سکتے ہیں جن کی بیویاں نئے جیون ساتھی ڈھونڈ نکالنے میں کامیاب ہو گئی ہیں بس دو چار دن میں اظہار بھی ہو جائیگا۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

ویسے بھی جب اسمبلیوں میں اور تو کوئی کام ہے نہیں کیونکہ ملک میں کوئی مسئلہ تو ہے نہیں جس کی معزز ارکان کو فکر ہو اور اس کے حل کرنے کا سوچیں اور قانون سازی کریں نہ غربت نہ مہنگائی نہ لاء اینڈ آرڈر۔ لہٰذا فارغ بیٹھنے سے بہتر ہے کہ کوئی نہ کوئی مصروفیت تو ہونی چاہئے لہٰذا معزز اراکین اسمبلی نے وہ تلاش کر لی ہے اب وہ کورس کی شکل میں یہ گائیں گے۔

فارغ تو نہ بیٹھے گا محشر میں جنوں اپنا
یا اپنا گریباں چاک یا دامن یزداں چاک

بہر حال ہم جناب جنرل صاحب کو اس شادی کی مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ ان کا دیا ہوا نظام ماشاءاللہ زرخیز ثابت ہو رہا ہے اگر آپ کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی جاری رہی تو یہ مزید پھلے پھولے گا۔